انقلاب

ڈاکٹر محمد عمر فاروق

وطنِ عزیز مسائل ہی نہیں، مصائب کے گرداب میں ہے۔ نت نئے علاج کیے جاچکے اور جدید سے جدید تر طریقے آزمائے جارہے ہیں، لیکن حالت ایسی ابتر ہو چکی ہے کہ سنبھلنے کی کوئی راہ دکھائی ہی نہیں دے رہی۔ اقتدار والے موج مستی اور حزبِ اختلاف والے خرمستی کا مزالے رہے ہیں۔ جبکہ قوم پر بے حسی کی طویل نیند طاری ہے۔ کوئی راہ دکھانے والا ہے اور نہ ہی کوئی منزل پانے کا خواہش مند ہے۔

لُوٹ سیل لگی ہے۔ ہر کوئی بہتی گنگا میں ہاتھ دھونے میں مصروف ہے۔ کوئی قومی ادارہ بحیثیت ادارہ سلامت نہیں ہے۔ رشوت کو پیدائشی حق سمجھ کر دھڑلے سے لیا جارہا ہے۔ بددیانتی اور خیانت پر شرمساری کی بجائے خود انحصاری کی تاویل کی جاتی ہے۔ بداخلاقی کو جدید تہذیب کا حصہ اور نافرمانی و سرکشی کو آزادئ اظہار کی علامت بتایا جارہا ہے۔ بے حمیتی اور بے غیرتی رواداری کی مترادف اور ظلم و درندگی خودمختاری کے ہم معنیٰ ٹھہرائے جارہے ہیں۔ بدچلنی اور بدکاری کو اِنسانی حق قرار دیا جاتا ہے۔ کنجر پن فن کاری اور اداکاری سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ناچ کو اعضاء کی شاعری اور موسیقی کو رُوح کی غذا کہنے میں کوئی باک ہی نہیں ہے۔ عریانی و فحاشی کو ثقافت اور مرد و عورت کا بے حجابانہ میل جول آزادئ فکر و شعور کا نشان بتایا جاتا ہے۔

دینی اصول و عقائد کو دقیانوسیت اور رجعت پسندی کے القاب دے دیے گئے ہیں۔ قرآن کی مقرر کردہ حدود اللہ کو وحشیانہ سزائیں اور عورت کی نصف گواہی کو حقوقِ نسواں سے متصادم کہنے میں کوئی سا خوف بھی دامن گیر نہیں ہے۔ قانون توہین رسالت کی دھجیاں بکھیری جارہی ہیں۔ شرعی پردہ مذاق کا نشانہ بنادیا گیا ہے۔ داڑھی، ٹوپی اور پگڑی سنت رسول کی بجائے دہشت گردی کی علامت ٹھہرائی جاچکی ہے۔ منکرینِ ختم نبوت قادیانی ولاہوری مرزائیوں کو بے لگام کر کے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس پر حملہ زنی کے مواقع مہیا کیے جارہے ہیں۔ اِنسانی حقوق، رواداری، برداشت، تہذیب، ثقافت، جدیدیت، ترقی پسندی اور روشن خیالی کے نام پر اِسلامی شعائر، اقدار، روایات اور دینی غیرت و حمیت کا جنازہ نکال دیا گیا ہے۔

اللہ و رسول سے بغاوت و سرکشی کا یہ سلسلہ مختلف وقفوں سے گزشتہ پانچ دہائیوں سے جاری ہے۔ اسلام کے نام

پر حاصل کیے گئے اِس ملک میں ہی اسلام معتوب اور مظلوم ہوکررہ گیا ہے۔ اِقتداریوں، سیاست دانوں، سرمایہ پرستوں، جاگیرداروں، نودولتیوں، سول اور فوجی بیوروکریٹوں، جعلی پیروں اور نام نہاد مذہبی ڈیرے داروں نے ملک کی معاشی، معاشرتی، جغرافیائی اور سیاسی ودینی حالت کا حلیہ ہی بگاڑ کررکھ دیا ہے۔ اِن بدبختوں نے اپنے اختیار واقتدار کے حصول، مال وزر کے سمیٹنے اور اَپنا رعب ودبدبہ کو قائم رکھنے کے لیے اسلام کو ملک بدر اَور غریب کو دربدر کر دیا ہے۔

کراچی سے خیبر تک جمہوریت زادوں کا بے ہنگم رقص جاری ہے۔ مادر پدر آزاد مخلوق یعنی برگر فیملی کے بگڑے ہوئے شہزادے اقتدار کے داؤپیچ سیکھ رہے ہیں اور غریب زادے اپنا ننگ چھپاتے پھر رہے ہیں۔ پُرفریب نعروں اور کھوکھلے دعووں کے کھلونوں سے اللہ کی مخلوق کو بہلایا جارہا ہے۔ اُنھیں اچھے مستقبل کا لولی پاپ دے کر غفلت کی نیند سلانے کے لیے سدا کے باہمی دشمن یعنی حزب اقتدار اَور حزب اختلاف متحد ہوچکے ہیں۔ اگرچہ اردگرد کے علاقائی انقلابات نے ہمارے اقتدار پرستوں کی نیندیں اڑادی ہیں، مگر وہ بدلتے ہوئے حالات سے سبق لینے کی بجائے روایتی ہتھکنڈوں سے ہی عوام الناس کو بزورِ طاقت دبائے

رکھنے کا عمل دہرائے چلے جارہے ہیں، لیکن موسمی ہوائیں بتارہی ہیں کہ اِنقلاب تو اَب آکر ہی رہے گا۔ دیر سویر تو ہوسکتی ہے، لیکن اِس آنے والے طوفانِ بلاخیز کو روکنا اب کسی کے بس میں نہیں ہے۔

حالات کا رُخ بدل چکا ہے، اور ذمہ داری اب عوام کے کندھوں پر آچکی ہے۔ تیونس میں ایک غریب ریڑھی والے پر ریاستی ظلم کے نتیجہ میں پوری قوم اکٹھی ہوکر اگر اَپنے حکمران کو ملک چھوڑنے پر مجبور کرسکتی ہے تو ہماری عوام کا ہر فرد کہ جس پر ظلم وستم کے تمام حربے آزمائے جاچکے ہیں، وہ ظلم وزیادتی کے خلاف کیوں نہیں اٹھ سکتا۔ ہر ایک پاکستانی شہری اگر اپنے حقوق کے تحفظ کی ٹھان لے تو پھر کوئی لٹیرا اُس کی حق تلفی کی جرأت نہیں کرسکتا۔ بات صرف حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں عدل ودیانت کی ہے۔

اب ایک کڑا اِمتحان دینی قیادت کی بصیرت کو بھی درپیش ہے کہ اہلِ فکرونظر کی نگاہیں اب دینی قوتوں پر آلگی ہیں، کیونکہ قیام پاکستان سے آج تک تمام طبقات نے باری باری ملک کو حسبِ استطاعت جی بھر کر لُوٹا اور دونوں ہاتھوں سے قوم کے ایمان کو نیلام کرنے میں کوئی کسر اُٹھا کر نہیں رکھی۔ اب جبکہ لوہا گرم ہے۔ حالات سازگار ہیں اور میدان خالی ہے۔ اب صرف ایک کاری ضرب لگنے کی دیر ہے۔ تمام قیادت نااہل ہوچکی اور تمام سیاسی جماعتیں عوام کے مسائل کی ترجمانی اور مداوا کرنے میں ناکام ہوچکی ہیں۔ اِس لیے اب دینی قیادت ہی اِس خلاء کو پُر کرسکتی ہے، مگر بے لوثی، بے غرضی، خداترسی کے ہتھیاروں سے مسلح اور خودغرضی، مفاد پرستی اور اِقتدار پرستی سے بے نیاز صالح قیادت ہی ملک وقوم

کومسائل کے گرداب سے باہر نکال سکتی ہے۔ ورنہ خطرہ یہی ہے کہ ہمارے عوام اور رہنما اگر مصلحتوں کے جال سے باہر نہ نکلے تو پھر کشت وخون تو ہوگا، لیکن صرف چہرے ہی بدلیں گے۔ جغرافیائی سلامتی کو برقرار رکھنا مشکل ہو جائے گا اور لادین قوتیں حکومت پر شبخون مارنے کے لیے سرگرم ہو جائیں گی۔

بامقصد حقیقی انقلاب دراصل دینی انقلاب ہی ہے جو اجتماعی توبہ کے بعد اِصلاحِ معاشرہ، اعمال واَفعال میں تبدیلی اور پھر قرآن وحدیث، تعاملِ صحابہؓ اور اجماعِ امت کی عملداری کے ساتھ مشروط ہے۔ جس کی بدولت ملک وقوم مسائل ومشکلات سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں اور یہی وہ راستہ ہے کہ جس کے ذریعے ہی اُمت مسلمہ دین ودُنیا میں کامیابیوں سے ہمکنار ہو سکتی ہے:

جو قصدِ منزلِ حق ہے تو پھر کتابِ مبیں کو
ہجومِ تیرہ شبی میں چراغِ راہ بناؤ
یہی ہے درسِ اخوت، یہی پیامِ بقا ہے
کہ آدمی کے ستم سے، تم آدمی کو چھڑاؤ

سکول، کالج اور دینی مدارس کے طلباء وطالبات نیز تمام خواتین وحضرات کے لیے

فہمِ ختمِ نبوت خط کتابت کورس

- خط کتابت کے ذریعے گھر بیٹھے عقیدۂ ختم نبوت سے مکمل آگاہی اور منکرینِ ختم نبوت کے عقائد ونظریات سے واقفیت حاصل کریں۔
- داخلہ کے لیے سادہ کاغذ پر اپنا نام، ولدیت، تعلیم وپیشہ، فون نمبر اور ڈاک کا مکمل پتا لکھ کر ارسال کریں • ایک لفافہ میں صرف ایک ہی درخواست بھیجیں۔
- ایس ایم ایس کے ذریعے اپنا نام وپتہ بھیج کر داخلہ لے سکتے ہیں۔
- کورس مکمل کرنے پر ایک خوبصورت سند، جبکہ نمایاں کارکردگی پر شرکاء کو خصوصی تحائف کتب دیئے جائیں گے۔

داخلہ جاری ہے

رابطہ دفتر مجلس احرار اسلام مسجد سیدنا ابوبکر صدیقؓ، تلہ گنگ (غرب) ضلع چکوال (پنجاب)
0300-5780390,0300-4716780